

از عدالتِ عظمیٰ

شری بھگوتی ہوسری ملزپرائیویٹ لمیٹڈ ودیگر

بنام

بھاگلپور میونسپل کارپوریشن ودیگر

[ایم۔ این۔ وینکٹاچالیا اور این۔ ایم۔ کاسلیوال، جسٹس صاحبان]

تاریخ فیصلہ: 19 دسمبر، 1991

بہار اور اڑیسہ میونسپل ایکٹ، 1922 — دفعہ 107 — کرایہ جاتی قیمت — اضافہ —
1.7.1980 سے مؤثر۔

سی۔ اے۔ نمبر 5036، سال 1991 میں اپیل کنندہ نمبر 1 کے پاس تین قابضہ جات تھیں، جو قابضہ جات اراضی تھیں۔ میونسپل کارپوریشن نے عام نظر ثانی شدہ تخمینہ کاری، سال 77-1976 میں قابضہ جات کی سالانہ کرایہ جاتی قیمت فی قابضہ جات 2 روپے مقرر کی۔ میونسپل کارپوریشن کی طرف سے چوتھی سہ ماہی، سال 1979-80 سے قیمتوں میں 2 روپے سے 10 روپے تک اضافہ کیا گیا۔ 1980-81 کے دوران تینوں قابضہ جات کو ایک قابضہ جات میں ضم کر دیا گیا۔

سی اے نمبر 5037، سال 1991 میں اپیل کنندہ کے پاس دو قابضہ جات تھیں جو قابضہ جات اراضی بھی تھیں اور دونوں قابضہ جات کی سالانہ کرایہ جاتی قیمت عام نظر ثانی شدہ تخمینہ کاری، سال 1976-77 پر بالترتیب 158 روپے اور 203 روپے مقرر کی گئی تھی۔

دونوں اپیل گزاروں نے سال 1978 میں اپنی ملکیت پر الگ الگ گودام بنائے اور انہیں فوڈ کارپوریشن کو کرایہ پر دیا گیا۔ معاہدوں کے تحت فرش کی پیمائش پر کرایہ 50 پیسے فی مربع فٹ فی ماہ کی شرح سے طے کیا گیا تھا۔ اس شرح میں سروس چار جز اور میونسپل ٹیکس شامل تھے جو وقتاً فوقتاً لاگو ہوتے تھے۔ فوڈ کارپوریشن آف انڈیا نے 10.5.1978 پر گوداموں پر قبضہ کر لیا۔

میونسپلٹی کے ایک ملازم کی طرف سے 4.3.1980 پر اپیل گزاروں کے ذریعے تعمیر کردہ گوداموں اور فوڈ کارپوریشن آف انڈیا کو دیے جانے کے حوالے سے جمع کرائی گئی رپورٹ پر، میونسپل ایکٹ کی دفعہ 107(2) کے تحت 18.3.1980 پر اپیل گزاروں کے ساتھ ساتھ فوڈ کارپوریشن آف انڈیا کو بھی نوٹس جاری کیا گیا۔

اپیل کنندگان پیش نہیں ہوئے اور نہ ہی کوئی اعتراض دائر کیا۔ فوڈ کارپوریشن آف انڈیا نے 9.4.1980 تاریخ کا ایک خط بھیجا جس میں گوداموں کو کرایہ پر لینے کا اعتراف کیا گیا تھا۔ چونکہ مدعیوں کی طرف سے کوئی اعتراض دائر نہیں کیا گیا تھا، اس لیے میونسپل کارپوریشن نے فوڈ کارپوریشن آف انڈیا اور اپیل کنندگان کے درمیان معاہدے کی بنیاد پر سالانہ کرایے کی قیمت کا حساب لگاتے ہوئے 22.4.1980 پر تخمینہ کاری کا حکم منظور کیا، جہاں تک 22.4.1980 کے تخمینہ کاری کے حکم کا تعلق ہے، یہ حتمی ہو گیا تھا اور اپیل کنندگان کو اسے چیلنج کرنے کا کوئی حق نہیں تھا۔

23.5.1980 پر میونسپل کارپوریشن نے اپیل گزاروں کو سی اے نمبر 5036، سال 1991 میں اپیل گزار کی تین قابضہ جات کے سلسلے میں روپے 5,43,627 کی ادائیگی اور اپیل کنندگان کی دو قابضہ جات کے حوالے سے اپیل نمبر 5037، سال 1991 میں روپے 3,64,530.36 پیسے کی ادائیگی کے لیے، جو کہ ہولڈنگ ٹیکس کی مد میں دوسری سہ ماہی 1978-79 سے پہلی سہ ماہی 1980-81 تک کی مدت کے لیے عائد کیا گیا، جس کا تعین فوڈ کارپوریشن آف انڈیا کی جانب سے اپیل کنندگان کو مورخہ 10.5.1978 سے ادا کیے جانے والے ماہانہ کرایہ جات کی بنیاد پر کیا گیا تھا۔

اپیل گزاروں نے ماتحت جج کی عدالت میں دعویٰ دائر کر کے میونسپل کارپوریشن کے ڈیمانڈ نوٹس کو چیلنج کیا۔

ٹرائل کورٹ نے مقدمے کی منظوری دی اور ہدایت دی کہ مدعی ڈیمانڈ نوٹس میں موجود ٹیکس ادا کرنے کے جوابدہ نہیں ہیں اور مدعا علیان کو تخمینہ کاری 1976-77 کی عمومی ترمیم میں طے شدہ ٹیکس کے علاوہ کسی بھی میونسپل ٹیکس کو وصول کرنے سے مستقل طور پر روک دیا۔

میونسپل کارپوریشن نے ٹرائل کورٹ کے فیصلے کو پہلے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کے سامنے چیلنج کرتے ہوئے اپیلیں دائر کیں۔

جزوی طور پر ایپلوں کی اجازت دیتے ہوئے، ایپلٹ عدالت نے فیصلہ دیا کہ میونسپلٹی کو قابضہ جات کی دوبارہ تشخیص اور دوبارہ تشخیص کرنے کا اختیار ہے اور یہ کہ ایکٹ دفعات 98(1) اور 107(1)(ج)(د) کے تحت کی گئی نظر ثانی تخمینہ کاری میں کوئی غیر قانونی حیثیت نہیں ہے۔ لیکن یہ بھی قرار دیا گیا کہ بلدیہ نے دفعہ 117 کے تحت ڈیمانڈ نوٹس جاری کرنے میں قانون کے مطابق کام نہیں کیا اور میونسپل کارپوریشن کو ہدایت کی گئی کہ وہ مدعیوں کو تشخیص پر عذرات پر سماعت کا معقول موقع فراہم کرے اور حکم امتناعی کی منظوری کو کالعدم قرار دے۔

فرسٹ ایپلیٹ کورٹ کے فیصلے سے ناراض مدعیوں نے عدالت عالیہ میں دوسری ایپل دائر کی۔ عدالت عالیہ نے مؤقف اختیار کیا کہ میونسپل کارپوریشن کی طرف سے مقرر کردہ قیمت نہ تو من مانی تھی اور نہ ہی حد سے زیادہ تھی کیونکہ مدعیوں اور نوڈ کارپوریشن آف انڈیا کے درمیان معاہدے میں اشارہ کیا گیا تھا کہ میونسپل ٹیکس، لیٹرین ٹیکس اور واٹر ٹیکس کو قابضہ جات کے کرایے میں شامل کیا گیا تھا، ایپلوں کو مسترد کر دیا گیا، جس کے خلاف یہ ایپلیں مدعیوں کی طرف سے خصوصی اجازت کے ذریعے دائر کی گئی تھیں۔ ایپل گزاروں نے دعویٰ کیا کہ میونسپل ایکٹ کی اسکیم کے تحت جیسا کہ فاضل 107(4) کے تحت فراہم کیا گیا ہے کہ میونسپل کارپوریشن کی طرف سے کی جانے والی تبدیلیاں اس تاریخ سے نافذ العمل ہو سکتی ہیں جس پر اگلی قسط واجب الادا ہے، یعنی 1.7.1980 سے اور 1.7.1978 سے نہیں کہ میونسپل کارپوریشن نے ٹرانسل کورٹ کے فیصلے کے خلاف ایپل کی تھی اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج نے صرف جزوی طور پر ایپلوں کی اجازت دی تھی؛ کہ میونسپل کارپوریشن نے نچلی ایپلٹ عدالت کے فیصلے کے خلاف عدالت عالیہ میں کوئی ایپل یا کراس عذرات دائر نہیں کیا تھا اور صرف مدعیوں نے اس فیصلے اور ڈگری کو چیلنج کیا تھا۔ پہلی ایپلٹ عدالت نے عدالت عالیہ میں دوسری ایپل دائر کر کے؛ کہ عدالت عالیہ کو میونسپل کارپوریشن کو مزید راحت دینے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا، جسے نچلی ایپلٹ عدالت نے بھی منظور نہیں کیا تھا؛ کہ دوسری ایپل میں عدالت عالیہ نے نچلی ایپلٹ عدالت کے ذریعے میونسپل حکام کو مدعیوں کے عذرات کو نمٹانے کی ہدایت دینے والے حکم کو کالعدم قرار دے دیا، جیسا کہ ایکٹ کی دفعہ 117 کے تحت غور کیا گیا ہے اور اس کے بعد ڈیمانڈ نوٹس جاری کیا گیا ہے؛ اور یہ کہ عدالت عالیہ نے ایسی ہدایت دے کر سنگین غلطی کی جو بالکل غیر ضروری تھی۔

جزوی طور پر ایپل گزاروں - مدعیوں کی ایپلوں کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت،

قرار دیا گیا کہ: 1. کرایہ جاتی قیمت میں اضافہ اس وجہ سے درست تھا کہ گوداموں کی تعمیر کے ذریعے قابضہ جات کی قیمت میں اضافہ کیا گیا تھا اور یہ حتمی ہو گیا تھا کیونکہ میونسپل ایکٹ کی دفعہ 107(2) کے تحت کوئی عذرات درج نہیں کیا گیا تھا۔

2. میونسپل ایکٹ کی دفعہ 107 کی ذیلی دفعہ (4) میں کہا گیا ہے کہ ذیلی دفعہ (1) کے تحت کی گئی کوئی بھی رد و بدل واجب الادا اگلی قسط کی تاریخ یعنی 1.7.1980 سے نافذ ہوگی کیونکہ قابضہ جات کی قیمت میں رد و بدل کا حکم ڈی ٹی کے حکم سے کیا گیا تھا۔ 22.4.80 موجودہ صورت میں۔

3. ابتدائی ادوار کے میونسپل ٹیکس کے لیے اپیل کنندگان۔ مدعیوں کی بڑھتی ہوئی قیمت پر ٹیکس ادا کرنے کی کوئی ذمہ داری نہیں تھی۔ میونسپل کارپوریشن 1.7.1980 پر اور اس سے بڑھتی ہوئی قیمت پر ٹیکس وصول کرنے کا حقدار ہوگا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 5036-37، سال 1991۔

پٹنہ عدالت عالیہ کے ایس اے نمبر 164/1988 اور ایس اے نمبر 165/1988 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے ڈاکٹر شنکر گھوش، مس مالنی پوڈوول، کے کے رائے اور بی کے جھا۔
جواب دہندگان کے لیے ایس کے ڈھولکیا، مس پنکج بالا ورما، ڈی بی دوہرا اور گوپال بھوشن
پر ساد۔

عدالت کا فیصلہ کاسلیووال جسٹس نے سنایا۔

خصوصی اجازت دی گئی۔

یہ دونوں اپیلیں پٹنہ عدالت عالیہ کے دوسرے اپیل نمبر 164، سال 1988 اور دوسرے اپیل نمبر 165، سال 1988 میں منظور کردہ مشترکہ فیصلے کے خلاف ہیں۔ اپیل کنندہ شری بھگوتی ہوزیری ملز پرائیویٹ لمیٹڈ، جو کہ بھاگلپور میونسپلٹی کے وارڈ نمبر 9 میں سنٹرل جیل روڈ پر واقع میونسپل قابضہ جات نمبر 69، 70 اور 71 کا مالک ہے، نے حق دعویٰ نمبر 102، سال 1980 اس الزام پر دائر کیا کہ تینوں قابضہ جات محض قابضہ جات اراضی تھیں اور عام نظر ثانی شدہ تخمینہ کاری، سال 1976-77 میں طے شدہ تینوں قابضہ جات کی سالانہ کرایہ جاتی قیمت درج ذیل تھی:-

قابضہ جات نمبر 69 روپے 2۔

قابضہ جات نمبر 70 روپے 2۔

قابضہ جات نمبر 71 روپے 2۔

بھاگلپور میونسپلٹی نے چوتھی سہ ماہی، سال 1979-80 سے مذکورہ بالا قیمتوں میں 2 روپے سے 10 روپے تک اضافہ کیا تھا۔ 1980-81 کے دوران مذکورہ بالا تین قابضہ جات کو قابضہ جات نمبر 69 (نیا) کے طور پر ایک قابضہ جات میں ضم کر دیا گیا۔

اپیل گزار شری لال کیجر یوال ودیگران بھاگلپور میونسپلٹی کے وارڈ نمبر 9 میں اسی سنٹرل جیل روڈ پر واقع نمبر 66 اور 68 کے مالک تھے۔ یہ دونوں ملکیت بھی جزوی اراضی تھیں اور عام نظر ثانی شدہ تخمینہ کاری، سال 1976-77 میں ان کی سالانہ کرایہ جاتی قیمت مشخصہ درج ذیل تھا:-

قابضہ جات نمبر 66 روپے 158۔

قابضہ جات نمبر 68 روپے 203۔

انہوں نے حق دعویٰ نمبر 103، سال 1980 دائر کیا۔

دونوں اپیل گزاروں نے فوڈ کارپوریشن آف انڈیا کے ساتھ معاہدے کے تحت سال 1978 میں اپنے مذکورہ بالا ذخائر پر الگ الگ گودام تعمیر کیے۔ معاہدوں کے تحت فوڈ کارپوریشن آف انڈیا کی طرف سے قابل ادائیگی گوداموں کے کرایے فرش کی پیمائش پر 50 پیسے فی مربع فٹ فی ماہ کی شرح سے طے کیے گئے تھے۔ اس شرح میں سروس چار جز اور میونسپل ٹیکس شامل تھے جو وقتاً فوقتاً لاگو ہوتے تھے۔ فوڈ کارپوریشن آف انڈیا نے 10-5-1978 پر گوداموں پر قبضہ کر لیا۔

میونسپلٹی نے 23.5.1980 پر ایک خط کے ساتھ ساتھ قابضہ جات نمبر 69، 70 اور 71 کے سلسلے میں روپے 5,43,627 کی ادائیگی اور قابضہ جات نمبر 66 اور 68 کے سلسلے میں 3,64,530.36 روپے پیسے کی ادائیگی کے لیے ڈیمانڈ نوٹس جاری کیا۔ قابضہ جات پر یہ ٹیکس فوڈ کارپوریشن آف انڈیا کی طرف سے اپیل گزاروں کو 10.5.1978 کے بعد سے ادا کیے جانے والے ماہانہ کرایے کی بنیاد پر طے شدہ قابضہ جات کی سالانہ قیمت پر طلب کیا گیا تھا۔

اپیل گزاروں نے ماتحت جج، بھاگلپور کی عدالت میں دعویٰ دائر کر کے مذکورہ مطالبے کو چیلنج کیا۔ ٹرائل کورٹ نے دعویٰ منظور کرتے ہوئے ہدایت دی کہ مدعی غلط اور غیر قانونی تخمینہ کاری اور تخمینہ کاری پر جاری کیے گئے ڈیمانڈ نوٹس میں موجود ٹیکس ادا کرنے کے جوابدہ نہیں ہیں۔ ٹرائل کورٹ نے مدعایان کو بہار اور اڑیسہ میونسپل ایکٹ، 1922 (جسے اس کے بعد 'میونسپل ایکٹ' کہا گیا ہے) کی دفعہ 107 کی دفعات کی تعمیل کیے بغیر یا گلے عام نظر ثانی شدہ تخمینہ کاری تک تخمینہ کاری کی عمومی نظر ثانی میں طے شدہ قیمت کی بنیاد کے علاوہ کسی بھی میونسپل ٹیکس کو وصول کرنے سے مستقل طور پر روک دیا۔ بھاگلپور میونسپل کارپوریشن نے ٹرائل کورٹ کے فیصلے کو چیلنج کرتے ہوئے اپیلیں دائر کیں۔ فرسٹ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج، بھاگلپور نے فیصلہ دیا کہ میونسپلٹی کو زیر بحث قابضہ جات کا از سر نو جائزہ اور از سر نو جائزہ لینے کا مکمل حق اور اختیار حاصل ہے۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ میونسپل ایکٹ کی دفعہ 107 (2) کے تحت مدعیوں کو مناسب نوٹس جاری کیا گیا تھا اور دفعہ 98 (1) اور میونسپل ایکٹ کی دفعہ 107 (1) (ج) (d) کے تحت قابضہ جات کی نظر ثانی شدہ تخمینہ کاری میں کوئی بے ضابطگی یا دائرہ اختیار کی کمی یا غیر قانونی حیثیت نہیں تھی۔ تاہم، لرنڈ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج نے مزید کہا کہ میونسپلٹی نے میونسپل ایکٹ کی توضیحات کے مطابق تخمینہ کاری اور تخمینہ کاری کے خلاف مدعیوں کے عذراتات کا فیصلہ کیے بغیر، میونسپل ایکٹ کی دفعہ 117 میں موجود توضیحات کی تعمیل کے بغیر ڈیمانڈ نوٹس جاری کرنے میں قانون اور عدالتی طریقہ کار کے مطابق کام نہیں کیا۔ اس لیے فاضل ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج نے ہدایت دی کہ میونسپل کارپوریشن مدعیوں کو میونسپل ایکٹ کی دفعہ 117 کے تحت زیر غور تخمینہ کاری پر عذراتات پر سماعت کا معقول موقع فراہم کرے گی اور اس کے بعد مدعیوں سے ٹیکس طلب کرنے کے لیے کارروائی کرے گی۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج نے مزید ہدایت دی کہ اوپر بیان کردہ ہدایت کے پیش نظر حکم امتناعی غیر ضروری تھا اور اس کا کوئی نتیجہ نہیں تھا اور اس طرح حکم امتناعی دینے والے فاضل ٹرائل کورٹ کے حکم امتناعی کو کالعدم قرار دے دیا گیا۔ اپیلوں کی اجازت جزوی طور پر اوپر بتائے گئے طریقے سے دی گئی تھی۔

فرسٹ ایپیلیٹ کورٹ کے فیصلے سے نالاں مدعیوں نے عدالت عالیہ میں دوسری اپیل دائر کی۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ پٹنلی ایپلیٹ عدالت کے نتائج کے مطابق بھی ٹیکس قابضہ جات کے کرایے کی بنیاد پر عائد کیا گیا تھا۔ عدالت عالیہ نے مزید مشاہدہ کیا کہ میونسپلٹی طرف سے مقرر کردہ تشخیص نہ تو من مانی تھی اور نہ ہی حد سے زیادہ۔ مدعیوں اور فوڈ کارپوریشن آف انڈیا کے درمیان

معاهدے نے واضح طور پر اشارہ کیا کہ میونسپل ٹیکس، لیٹرین ٹیکس اور واٹر ٹیکس سبھی فوڈ کارپوریشن آف انڈیا کے مدعیوں کے ذریعے وصول کیے جا رہے تھے۔ یہ ٹیکس قابضہ جات کے کرایے میں شامل تھے۔ عدالت عالیہ نے اس بات کی تعریف کرنے کی صلاحیت کا اظہار کیا کہ میونسپل ایکٹ کی دفعہ 117 کی توضیحات کے تحت کمیٹی کے ذریعے جس چیز پر غور اور فیصلہ کیا جانا باقی ہے۔ عدالت عالیہ نے مزید پایا کہ یہ کوئی ایسا معاملہ نہیں تھا جس میں عذرات کو بالکل بھی نمٹانہ گیا ہو، جیسا کہ فاضل ایپلٹ کورٹ نے سوچا ہے۔ یہ ایک اور سوال تھا کہ مدعیوں کو وقت دیا جانا چاہیے تھا یا نہیں۔ لیکن پھر بھی، ان کے عذرات کو نمٹا دیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ اگر مدعیوں کو اپنے مقدمے پر بحث کرنے کے لیے کچھ وقت دیا گیا ہوتا، تو ایسا لگتا ہے کہ نتیجہ ایک جیسا ہی ہوتا۔ جس پورے تخمینہ کاری کو چیلنج کیا گیا تھا وہ مدعی اور فوڈ کارپوریشن آف انڈیا کے درمیان معاهدے میں مدعی کے اپنے اعتراف پر مبنی تھا۔ عدالت عالیہ نے پایا کہ مدعی 1978 سے کرایہ کے ساتھ فوڈ کارپوریشن آف انڈیا سے میونسپل ٹیکس، لیٹرین ٹیکس اور واٹر ٹیکس وغیرہ وصول کر رہے تھے جب معاہدہ طے پایا تھا اور انہوں نے مذکورہ رقم اپنے قبضے میں لے لی تھی۔ اس طرح عدالت عالیہ نے تمام ایپلیں مسترد کر دیں۔

اس مرحلے پر یہ واضح کیا جاسکتا ہے کہ اگرچہ ایک دیو کی نندن کیجریوال جو قابضہ جات نمبر 65 اور 67 کی مالک تھی، نے حق دعویٰ نمبر 104، سال 1980 اور سیکنڈ ایپل نمبر 166، سال 1988 بھی دائر کیا تھا اور عدالت عالیہ نے تمام تین سیکنڈ ایپل نمبر 164، 165 اور 166، سال 1988 کو مسترد کر دیا تھا، لیکن صرف شری بھگوتی ہوزیری ملز پرائیویٹ لمیٹڈ، اور شری لال کیجریوال و دیگران ہمارے سامنے ایپل میں آئے ہیں۔ جہاں تک دیو کی نندن کیجریوال کا تعلق ہے جنہوں نے دوسری ایپل نمبر درج کی تھی: 166، سال 1988 میں عدالت عالیہ میں عدالت عالیہ کے فیصلے کو چیلنج نہیں کیا گیا اور یہ ان کے خلاف حتمی ہو گیا ہے۔

ایپل گزاروں کی جانب سے پیش کردہ دلائل کی تعریف کرنے کے لیے کچھ اضافی حقائق کا ذکر کرنا ضروری ہو گا جو ریکارڈ سے واضح ہیں۔ ایپل کنندگان قابضہ جات اراضی کے مالک تھے اور انہوں نے اراضی کے پلاٹوں پر گودام بنائے تھے اور اسے فوڈ کارپوریشن آف انڈیا کو کرایہ پر دیا تھا اور 10.5.78 پر قبضہ دے دیا تھا۔ ماہانہ کرایہ ایپل گزاروں اور فوڈ کارپوریشن آف انڈیا کے درمیان معاہدوں کے مطابق طے کیا گیا تھا اور کرایوں میں میونسپلٹی طرف سے وصول کیے جانے والے کسی

بھی ٹیکس کو شامل کیا گیا تھا۔ میونسپلٹی کو میونسپل ایکٹ کی دفعہ 82(1)(b) کے تحت میونسپلٹی کے اندر واقع قابضہ جات پر ان کی سالانہ قیمت پر ٹیکس عائد کرنے کا حق حاصل تھا۔ میونسپل ایکٹ کے فاضل 198(1) نے "قابضہ جات کی سالانہ قیمت" مشخصہ اس طرح کی ہے:-

"قابضہ جات کی سالانہ قیمت کو مجموعی سالانہ کرایہ سمجھا جائے گا جس پر قابضہ جات سے معقول طور پر کرایہ دینے کی توقع کی جاسکتی ہے۔

دفعہ 107 ترمیم اور فہرست کی مدت کے لیے فراہم کرتا ہے۔ ہمارے مقصد کے لیے متعلقہ دفعہ 107 کی توضیحات درج ذیل ہیں:-

دفعہ 107- فہرست میں ترمیم اور مدت:-

(1) کمشنر وقتاً فوقتاً درج ذیل میں سے کسی بھی طریقے سے تخمینہ کاری فہرست میں تبدیلی یا ترمیم کر سکتے ہیں:-

.....(a)

.....(b)

(c) کسی بھی قابضہ جات تخمینہ کاری یا تشخیص میں اضافہ کر کے جس کی دھوکہ دہی، غلط بیانی یا غلطی کی وجہ سے غلط قدر یا مشخصہ گئی ہو۔

(d) کسی بھی قابضہ جات کی دوبارہ قیمت یا دوبارہ تشخیص کر کے جس کی قیمت عمارتوں میں اضافے یا تبدیلی کے ذریعے بڑھادی گئی ہے۔

.....(dd)

.....(e)

.....(f)

.....(g)

(2) کمشنر کسی بھی رد و بدل میں دلچسپی رکھنے والے کسی بھی شخص کو پٹہ پر ایک ماہ کا نوٹس دیں گے جو وہ ذیلی دفعہ (1) کی شق (a)، (b)، (c) یا (d) کے تحت کرنا چاہتے ہیں، اور جس تاریخ کو رد و بدل کی جائے گی۔

(3) اعتراض پر لاگو ہونے والی دفعات 116 سے 119 کی توضیحات، جہاں تک ہو سکے، ذیلی دفعات (2) کے تحت جاری کردہ نوٹس کی پیروی میں کیے گئے کسی بھی اعتراض اور ذیلی دفعات (1) کی شق (f) کے تحت کی گئی کسی بھی درخواست پر لاگو ہوں گی۔

(4) ذیلی دفعہ (1) کے تحت کی گئی ہر رد و بدل پر چیئر مین کے دستخط ہوں گے اور دفعہ 116 کے تحت درخواست کے نتیجے کے تابع، اگلی قسط واجب الادا ہونے کی تاریخ سے نافذ العمل ہوگی، لیکن کمشنروں کو اس طرح کی رد و بدل کے ذریعے نئی یا نظر ثانی شدہ تخمینہ کاری فہرست بنانے والا نہیں سمجھا جائے گا۔

میونسپلٹی کے ایک ملازم ایم اے رحمان کی طرف سے 4.3.1980 پر اپیل گزاروں کے ذریعے تعمیر کردہ گوداموں اور فوڈ کارپوریشن آف انڈیا کو دیے جانے کے حوالے سے پیش کی گئی رپورٹ پر، میونسپل ایکٹ کی دفعہ 107 (2) کے تحت 18.3.1980 پر اپیل گزاروں کے ساتھ ساتھ فوڈ کارپوریشن آف انڈیا کو بھی نوٹس جاری کیا گیا۔ مذکورہ نوٹس مدعی اپیل گزاروں کو جائز طور پر پیش کیا گیا تھا لیکن اس کے باوجود وہ پیش نہیں ہوئے اور نہ ہی کوئی اعتراض دائر کیا۔ فوڈ کارپوریشن آف انڈیا نے 9.4.80 تاریخ کا ایک خط بھیجا جس میں گوداموں کو کرایہ پر لینے کا اعتراف کیا گیا تھا۔ چونکہ مدعیوں کی طرف سے کوئی اعتراض دائر نہیں کیا گیا تھا، اس لیے میونسپل کارپوریشن نے فوڈ کارپوریشن آف انڈیا اور اپیل گزاروں کے درمیان معاہدے کی بنیاد پر سالانہ کرایے کی قیمت کا حساب لگانے کے لیے 22.4.1980 پر تخمینہ کاری کا حکم جاری کیا۔ اس طرح یہ واضح ہے کہ جہاں تک 22.4.1980 کے تخمینہ کاری حکم کا تعلق ہے، یہ حتمی ہو گیا ہے اور اپیل گزاروں کو اسے چیلنج کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اپیل گزاروں کی جانب سے پیش ہونے والے سینئر ایڈوکیٹ ڈاکٹر شکر گھوش، 22.4.1980 کے تخمینہ کاری حکم نامے میں کسی بھی طرح کی غیر قانونی حیثیت کو ظاہر کرتے ہوئے کوئی پیشکش کرنے سے قاصر تھے۔

اب جس دلیل پر غور کیا جانا باقی ہے وہ یہ ہے کہ آیا ٹیکس کی بڑھتی ہوئی شرح پر تخمینہ کاری کا کوئی پس منظر اثر پڑ سکتا ہے۔ اپیل گزاروں کی جانب سے یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ میونسپل ایکٹ کی

اسکیم کے تحت جیسا کہ دفعہ 107(4) کے تحت فراہم کیا گیا ہے، میونسپلٹی کی طرف سے کی جانے والی تبدیلیاں اس تاریخ سے نافذ العمل ہو سکتی ہیں جس پر اگلی قسط واجب الادا ہے یعنی 1.7.1980 سے اور 1.7.1978 سے نہیں۔

ہم مندرجہ بالا دلیل میں طاقت تلاش کرتے ہیں۔ ہم پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ یہ اضافہ اس وجہ سے درست تھا کہ گوداموں کی تعمیر سے قابضہ جات کی قیمت میں اضافہ کیا گیا تھا اور یہ حتیٰ ہو گیا تھا کیونکہ میونسپل ایکٹ کی دفعہ 107(2) کے تحت کوئی عذرات درج نہیں کیا گیا تھا۔ تاہم، میونسپل ایکٹ کی دفعہ 107 کی ذیلی دفعہ (4) واضح طور پر فراہم کرتی ہے کہ ذیلی دفعہ (1) کے تحت کی گئی کوئی بھی رد و بدل اس تاریخ سے نافذ ہوگی جس دن اگلی قسط واجب الادا ہوگی۔ موجودہ صورت میں قابضہ جات کی قیمت میں تبدیلی کا مجسم 22.4.1980 کے حکم کے ذریعے کیا گیا تھا اور اس طرح، کے حکم 1.7.1980 سے آنے والی اگلی قسط کی تاریخ سے نافذ ہوگا۔

اپیل گزاروں کے فاضل وکیل نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ میونسپل کارپوریشن ٹرائل کورٹ کے فیصلے کے خلاف اپیل میں گئی تھی اور فاضل ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج نے صرف جزوی طور پر اپیلوں کی اجازت دی تھی۔ فاضل ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج اس نتیجے پر پہنچے تھے کہ مدعی سے ڈیمانڈ نوٹس کے ذریعے ٹیکس کا مطالبہ قانونی نہیں تھا کیونکہ میونسپل ایکٹ کی دفعہ 117(4) کے معنی میں تخمینہ کاری حتمی نہیں تھی کیونکہ یہ ایکٹ کی دفعہ 117 کی قانونی توضیحات کی تعمیل کے بغیر تھا۔ پہلی ایپلٹ عدالت نے اس طرح ہدایت دی تھی کہ اپیل کنندگان مدعی کے جواب دہندگان کو بہار اور اڑیسہ میونسپل ایکٹ کی دفعہ 117 کے تحت زیر غور تخمینہ کاری پر اعتراض پر سماعت کا معقول موقع فراہم کریں گے اور اس کے بعد جواب دہندگان سے ٹیکس کا مطالبہ کرنے کے لیے آگے بڑھیں گے۔ یہ دعویٰ کیا گیا کہ میونسپل کارپوریشن نے مذکورہ فیصلے کے خلاف عدالت عالیہ میں کوئی اپیل یا کر اس اعتراض دائر نہیں کیا، اور صرف مدعیوں نے عدالت عالیہ میں دوسری اپیل دائر کر کے پہلی ایپلٹ کورٹ کے فیصلے اور ڈگری کو چیلنج کیا تھا۔ اس طرح یہ دلیل دی گئی ہے کہ عدالت عالیہ کے پاس میونسپل کارپوریشن کو مزید راحت دینے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا، جسے نچلی ایپلٹ عدالت نے بھی منظور نہیں کیا تھا۔ عدالت عالیہ نے مدعیوں کی طرف سے دائر دوسری اپیل میں نچلی ایپلٹ عدالت کے اس حکم کو کالعدم قرار دے دیا جس میں میونسپل حکام کو مدعیوں کے عذرات کو نمٹانے کی ہدایت کی گئی تھی، جیسا کہ ایکٹ کی دفعہ 117 کے تحت غور کیا گیا تھا اور اس کے بعد ڈیمانڈ نوٹس جاری کیا گیا

تھا۔ اس طرح عدالت عالیہ نے یہ فیصلہ دیتے ہوئے ایک سنگین غلطی کی کہ خصوصی حقائق اور حالات میں یہ ہدایت بالکل غیر ضروری معلوم ہوتی ہے اور اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

اپیل گزاروں کی جانب سے اٹھائے گئے مذکورہ بالا دلیل میں کچھ طاقت دکھائی دیتی ہے، لیکن اس حقیقت کے پیش نظر کہ معاملہ 1978 سے 1980 کے سالوں کے میونسپل ٹیکس کے لیے مدعیوں کی ذمہ داری کے حوالے سے ہے، جس پر ایک دہائی سے زائد عرصہ گزر چکا ہے، اس طرح ہم نے خود اپیل گزاروں کو عذرات کی خوبیوں پر بحث کرنے کا مکمل موقع دیا تھا۔ اپیل گزاروں کی جانب سے صرف یہ دلیل اٹھائی گئی کہ 1.7.1980 سے پہلے ٹیکس ادا کرنے کی ان کی کوئی ذمہ داری نہیں تھی۔ ہم پہلے ہی اس سوال کو اپیل گزاروں کے حق میں رکھ چکے ہیں۔ فرسٹ اپیلیٹ کورٹ کی ہدایت کے مطابق معاملے کو ریمانڈ کرنا اب انصاف کے مفاد میں نہیں ہے۔

مذکورہ بالا حالات کے پیش نظر، ہم جزوی طور پر اپیلوں کی اجازت دیتے ہیں اور ہدایت دیتے ہیں کہ میونسپل کارپوریشن بھاگلپور 1.7.1980 پر اور اس سے بڑھتی ہوئی قیمت پر ٹیکس وصول کرنے کا حقدار ہوگا۔ اس ترمیم کے ساتھ عدالت عالیہ کے فیصلے کو برقرار رکھا جاتا ہے۔ مقدمے کے حقائق اور حالات میں، فریقین کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اخراجات خود برداشت کریں۔

اپیلیں منظور کی جاتی ہیں۔